''میں ایک کلرک ہوں''

ہم میاں، بیوی، والدہ اور چار بچے کل سات افراد ہیں۔ مکان کرائے پر ہے، تنخواہ تین ہزار روپے ماہوار ہے، مکان کا کرایہ ڈیڑھ ہزار روپے، مکان کیا ہے؟ کبوتروں کا ایک ڈربہ ہے۔ آٹھ دس کا ایک کمرہ، برآمدہ اور چھوٹا سا صحن۔ جس میں لیٹرین، چولہا رکھنے کی جگہ اور دوسری ضروریات کی ساری چیزیں بھی صحن میں ہیں۔ کمرے کی چھت کوڑ کباڑ سے بھری ہوئی ہے۔ تین چار پائیاں، تین پرانے ٹرنک، چولہا، آٹے والی مٹی۔ یہ میرا اثاثہ ہے۔ ہر مہینے کی یکم تاریخ کی صبح گھر کے ہر چہرے پر ذرا چمک دکھائی دیتی ہے۔ اور سرِ شام وہ بھی ماند پڑ جاتی ہے۔ ہمارا پہلا ہفتہ خوشی خوشی گزرتا ہے۔ دوسرے ہفتے کشاکشی شروع ہو جاتی ہے۔ تیسرے ہفتے ہم فاقہ کشی سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ اور چوتھے ہفتے میں' خودکشی کی تیاری کرتے کرتے یکم تاریخ آ جاتی ہے اور میں ققنس کی طرح پھر زندہ ہو جاتا ہوں۔ ماں پوچھتی ہے: ''بیٹا! کیا بات ہے؟ پریشان رہتے ہو، صحت کا خیال رکھا کرو......'' میں کہتا ہوں: ''اماں! تھالی میں کچھ نہیں ہے۔'' دوست مجھ سے پوچھتا ہے: ''روکیوں رہے ہو؟'' دوسرا جواب دیتا ہے: ''چہرہ ہی ایسا ہے۔''

کچھ لوگ کہتے ہیں' کلرک بادشاہ ہوتا ہے اور اس کا ماٹو ہے کہ:

آئے نہ پیش ہم سے کوئی رعب داب سے　　　　کر دیں گے کیس زیر و زبر ہم کلرک ہیں

قارئین کرام! کلرک بادشاہ ہوں گے مگر یہی کوئی پانچ دس فیصد' جن کی ہر جگہ چاندی ہے۔ جو لہریں گننے میں بھی پیسے بنا لیتے ہیں۔ ورنہ ہماری اکثریت کی زندگی وبال ہے، عذاب ہے۔ یہی دعا کرتے کرتے گزر جاتی ہے کہ:

کریما! بہ بخشائے بر حال بندہ　　　　کہ ہستم اسیرِ کمیٹی و چندہ

(''اے اللہ! تو کریم ہے۔ اپنے بندے پر رحم کر۔ جو صرف کمیٹی اور چندے کا اسیر ہو کے رہ گیا ہے۔'')

ہر وقت چائے پر ہے نظر ہم کلرک ہیں　　　　دفتر کو ہم نے سمجھا ہے گھر ہم کلرک ہیں
اتنی ذرا سی تنخواہ میں لائیں کہاں سے ہم　　　　بیٹے کی فیس، بیٹی کا بَر' ہم کلرک ہیں

سنا ہے سرکار نے کلرکوں پر رحم کھاتے ہوئے' آئندہ سال تنخواہ میں پندرہ فیصد کا اضافہ کر دیا ہے۔ مگر یہ اعلان پڑھتے ہی' سبزی دال والوں نے بھاؤ تیز کر دیئے ہیں اور ساتھ ہی بجلی، سوئی گیس کے بل بھی بڑھا دیئے گئے ہیں۔ سوچتا ہوں کیا کروں؟ خودکشی ویسے حرام ہے۔ زندگی وبالِ جان ہے:

گھر دیاں چیزاں ویچ کے تے بل جون دے بھر کے آیا واں
میری اس ڈولدی کشتی نوں مل جائے کنارہ مشکل اے